



سوال

رفع یدین کے خلاف ایک بے اصل روایت اور طاہر القادری صاحب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب حافظ صاحب بندہ آپ کے "الحديث کا مطالعہ کرتا ہے الحمد للہ آپ خوب محنت شاقہ سے اس کا اصدار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو قائم و دائم رکھے۔ آمین

پچھلے دنوں ہمارے ایک محسن ڈاکٹر طاہر حسین جو ہمارے قریب ہی ٹیکسٹائل یونیورسٹی میں لیچرار ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ طاہر القادری کی کتاب انٹرنیٹ پر انھوں نے دی ہے۔ جس کا نام منہاج السوی انھوں نے رکھا ہے اور اس کے اندر رفع یدین کی احادیث کو توڑ مروڑ کے ذکر کیا ہے تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان کا جواب مطلوب ہے تو الحمد للہ کوشش کرنے کے بعد کتاب نور العین مل گئی جس میں مطلوبہ جواب بھی حاصل ہو گئے مگر ایک دلیل جو انھوں نے 114 نمبر پر ذکر کی ہے جس کا متن یہ ہے:

عن ابن عباس أنه قال: العشرة الذين شهدتم زوال الله صلى الله عليه وسلم بأنبياءه كانوا يرمونهم أنهم لا يفتح الصلاة، قال السمرقندي: وعلافة هؤلاء الصحابة قبيح

اس کی تخریج انھوں نے کی ہے اخر جہ السمرقندی فی تحفۃ الفقہاء (1/132-133)

والکاسانی فی بدائع الصنائع (1/207) والیعنی فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (5/272)

تو نور العین میں تلاش کرنے سے اس کا جواب نہیں مل سکا لہذا معذرت سے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ اس اثر کی پوری تحقیق کر کے بندہ کو ارسال کر دیں۔ جو ابی لفافہ ساتھ ہے اور اگر پہلے یہ آپ کی نظر سے نہیں گزری تو احادیث میں بھی اس کو تحریر کریں تاکہ باقی قارئین الحدیث بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ خیرا فی لادنیاء والاخرۃ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشہور ثقہ امام عبد اللہ بن المبارک المروزیؒ نے فرمایا:

"الْإِسْنَادُ مِنْ التَّيَمِّينِ، وَتَوَلَّى الْإِسْنَادُ لِنَسَائِلَ مَنْ سَاءَ مَا سَاءَ"

اسناد دین میں سے ہیں (اور) اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آہٹا کہتا۔

(صحیح مسلم - ترقیم دار السلام: 32 ماہنامہ منہاج القرآن لاہور ج 20 شمارہ: 11 نومبر 2006 ص 22)



اس سنہری قول سے معلوم ہوا کہ بے سند بات مردود ہوتی ہے۔ ادارہ منہاج القرآن کے بانی محمد طاہر القادری صاحب اس کی تشریح میں "فرماتے" ہیں :

"پس روایت حدیث علم تفسیر اور مکمل دین کا دار اسناد پر ہے۔ سند کے بغیر کوئی چیز قبول نہ کی جاتی تھی۔ (ماہنامہ منہاج القرآن ج 20 شمارہ: 11 ص 23)

اس تہید کے بعد عرض ہے کہ علاء الدین محمد بن ابی احمد السمرقندی نے تحفۃ الفقہاء نامی کتاب میں لکھا ہے "

وَالصَّحِيحُ مَنْ يَتَمَلَّكُ لِمَا رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالُ: إِنَّ الْعَشْرَةَ الذِّنَنَ بِشَرِّ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَيَّةِ مَا كَانُوا يَرْمُونَ أَيْدِيَهُمُ إِلَّا لِفَتْحِ الصَّلَاةِ
قال السمرقندي: وعلاؤ بن الوليد الصحابي رقيق"

اور صحیح ہمارا (حنفی) مذہب ہے اس وجہ سے کہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: بے شک عشرہ مبشرہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے جنت کی خوش خبری دی، وہ شروع نماز کے سوانح یدین کرتے تھے۔ سمرقندی نے کہا: اور ان صحابہ کی مخالفت بری (حرکت) ہے۔ (ج 132-133، دوسرا نسخہ ص 66-67)

سمرقندی کے بعد تقریباً یہی عبارت علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی (متوفی 587ھ) نے بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع اپنی کتاب (ج 1 ص 207) میں اور بدرالدین محمود بن احمد العینی (متوفی 855ھ) نے بحوالہ بدائع الصنائع اپنی کتاب عمدۃ القاری (ج 5 ص 272) میں نقل کر رکھی ہے۔ ملا کاسانی نے بدائع الصنائع کے شروع میں یہ اشارہ کر دیا ہے کہ انھوں نے اپنے استاد محمد بن ابی احمد السمرقندی سے لیکر اپنی کتاب مرتب کی ہے۔ (ج 1 ص 2)

معلوم ہوا کہ اس روایت کا دارودار سمرقندی مذکور پر ہے۔ سمرقندی صاحب 553 ہجری میں فوت ہوئے۔ دیکھئے معجم المؤلفین (ج 3 ص 67 ت 11750)

یعنی وہ پانچویں یا چھٹی صدی ہجری میں پیدا ہوئے تھے، فقیر محمد جہلمی تقلیدی نے انھیں حدیثہ شمیم (چھٹی صدی کے فقہاء و علماء کے بیان) میں ذکر کیا ہے (حقائق الخنفیہ ص 267)

سمرقندی مذکور سے لیکر صدیوں پہلے 67ھ میں فوت ہونے والے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک کوئی سند اور حوالہ موجود نہیں ہے لہذا یہ روایت بے سند اور بے حوالہ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

تنبیہ بلین: ایسی بے سند و بے حوالہ روایت کو "اخرجہ السمرقندی فی تحفۃ الفقہاء" "لح" اس کی تخریج سمرقندی نے تحفۃ الفقہاء میں کی ہے کہ لح کہہ کر سادہ لوح عوام کو دھوکا نہیں دینا چاہیے۔ لوگ تو یہ سمجھیں گے کہ سمرقندی کوئی بہت بڑا محدث ہوگا جس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب تحفۃ الفقہاء میں نقل کر رکھی ہے۔ حالانکہ سمرقندی کا محدث ہونا ہی ثابت نہیں ہے بلکہ وہ ایک تقلیدی فقیہ تھا جس نے یہ روایت بغیر کسی سند اور حوالے کے "روی" کے گول مول لفظ سے لکھ رکھی ہے۔ اب عوام میں کس کے پاس وقت ہے کہ اصل کتاب کھول کر تحقیق کرنا پھرے۔!

عام طور پر غیر ثابت اور ضعیف روایت کے لیے صیغہ تریض "روی" وغیرہ کے الفاظ بیان کئے جاتے ہیں، دیکھئے مقدمۃ ابن الصلاح مع شرح العراقی (ص 136 نوع 22)

لہذا جس روایت کی کوئی سند سرے سے ہی موجود نہ ہو اور پھر بعض الناس اسے "روی" وغیرہ الفاظ سے بیان کریں تو ایسی روایت موضوع 'بے اصل اور مردود ہی ہوتی ہے۔

سمرقندی و کاسانی کی پیش کردہ یہ بے سند و بے حوالہ روایت متن اور اصول روایت و اصول دروایت کے لحاظ سے بھی مردود ہے۔

دلیل اول: امام ابو بکر بن ابی شیبہ (متوفی 235ھ) فرماتے ہیں :



"حدیث ابی ہشیم قال اخبرنا ابو حمزہ قتال : رايت ابن عباس يرفع يديه اذ اتمج الصلوة وادار كع وادار رفع راسه من الركوع"

ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی کہ: ہمیں ابو حمزہ نے خبر دی کہ: میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا آپ شروع نماز اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 235 ح 12431)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ صحیح ہے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بذات خود رکوع سے پہلے اور بعد الارفع یدین کرتے تھے لہذا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انھوں نے رفع یدین کے خلاف کوئی روایت بیان رکھی ہو۔ من ادعی خلافہ فلیہ ان یاتی باللیل

دلیل دوم: عشرہ مبشرہ میں سے اول صحابی سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ دیکھئے امام بیہقی کی کتاب السنن الکبریٰ (ج 2 ص 73)

وقال: "رواہ ثقات" اس کے راوی ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔

تنبیہ: اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے اور اس پر بعض الناس کی جرح مردود ہے۔ دیکھئے میری کتاب نور العینین فی مسئلۃ رفع یدین (ص 119 تا 121)

دلیل سوم: سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بھی رکوع سے پہلے اور بعد الارفع یدین مروی ہے۔ دیکھئے نصب الراية (ج 1 ص 412) و مسند الفاروق لابن کثیر (ج 1 ص 165-166)

وشرح سنن الترمذی لابن سید الناس (قلمی ج 2 ص 217) وسندہ حسن 'دیکھئے نور العینین (ص 195 تا 204) اس روایت کی سند حسن ہے اور یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح لغیرہ ہے۔

دلیل چہارم: سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ 'سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی سے بھی رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع یدین کا ترک ممانعت یا منوہیت قطعاً ثابت نہیں ہے،

تنبیہ: طاہر القادری صاحب نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ 'سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ترک رفع یدین کی تین روایات لکھیں ہیں۔ (المہاج السوی طبع چہارم ص 228-229 ح 260، 258-261)

یہ تین روایات اصول حدیث کی رو سے ضعیف ہیں۔ دیکھئے نور العینین (ص 231-234-236)

ان میں سے پہلی روایت کے راوی محمد بن ضیلؒ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: "ہذا حدیث منکر" یہ حدیث منکر ہے۔

(المسائل: روایۃ عبداللہ بن احمد ج 1 ص 242 ت 327)

ابھی تک ماہنامہ الحدیث حضور اور نور العینین کی محولہ تنقید و جرح کا کوئی جواب ہمارے پاس نہیں آیا۔ واللہ

خلاصۃ التحقیق: محمد طاہر القادری صاحب کی مسئلہ روایت مذکورہ بے سند اور بے حوالہ ہونے کی وجہ سے بے اصل، باطل اور مردود ہے۔ و ما علینا الا البلاغ۔ (9/ فروری 2007ء) (الحدیث: 35)

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 362

محدث فتویٰ